Al Numaan Social Media Services
Ahle Haq Media
مر کر مٹی میں ملنا
Ahle Sunnat Deoband
DifaAhleSunnat.com

تہمت نمبر 1

تقویۃ الایمان پر اعتراض:

کفریہ ۲۵

یعنی میں بھی مر کر ایک دن مٹی میں ملنے والا ہوں

(الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیۃ ص ۱۹۶)

تیسرا بڑا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا کر کے براہِ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی ذی علم ہی نے بقصد تفضیح و تعجیز فرمائش کردی تو کیسی بنے گی اس کی یوں بھاری پیش بندی کر لی گئی۔ تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ سلطان خاں ص ۱۶ و ۱۷:

"جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہو اس کو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور مکہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا ایسی ہی باتوں کو مٹانے کے واسطے آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالٰی کی طرف سے مغضوب ہے راندا گیا خدا کے غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اھ ملخصا۔"

ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنے بھاری بھاری ڈراوے موٹے موٹے لعنت سن کر کانپ جائیں گے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان پر نہ لائے گا پیش خویش ان سب کارستانیوں سے کام پورا کرلیا تھا پیر جی کی مُہر کا کندہ اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیر جی کے نام صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہرِ الٰہی سے مجبور ہیں غیبی کوڑے نے سب بنے تھیل بگاڑ دیئے پٹھانوں کے خنجر موذی کش نے چُنے سُورما پچھاڑ دیئے،

ع جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی
وحی و عصمت کی کرامات نہ ہونے پائی

فقطع دابر القوم الذین ظلموا ط والحمد للّٰہ رب العٰلمین (تو ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی، اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب سارے جہان کا۔ ت)

کفریہ ۲۵: تقویۃ الایمان ص ۶۰، حدیث تو یہ لکھی:

ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ (بتاؤ اگر میری قبر پر گزر رہو تو تم اس کو سجدہ کرو گے۔ ت)

خود ہی اس کا ترجمہ یوں کیا کہ:

"بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو۔"

آگے جو گستاخی کی رگ اُچھلے جھٹ آفت کی، (ف) لکھ کر فائدہ یہ جڑ دیا:

"یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔"

اس کے حامی اور اس کے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے، کہاں تو وہ

۱؎ تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان الفصل الاول مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۵
۲؎ القرآن الکریم ۶/۴۵
۳؎ تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان الفصل الخامس " " " " " " ص ۳۲

www.alahazratnetwork.org

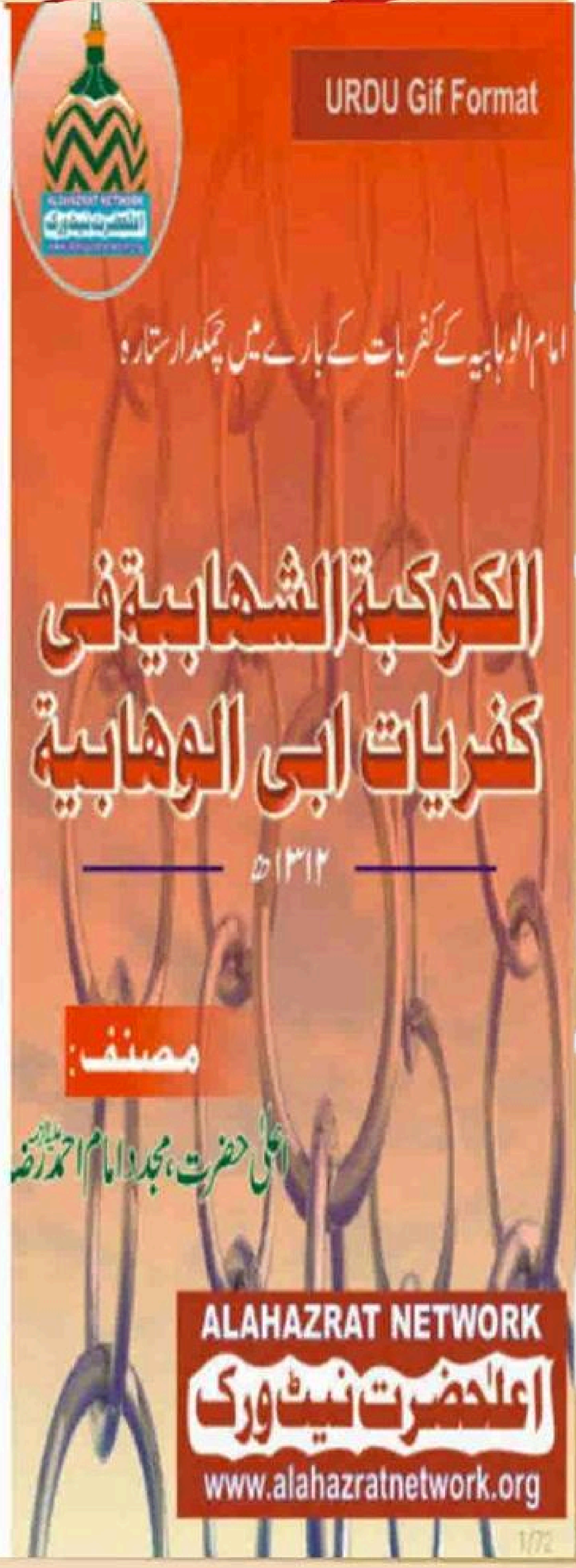

تہمت نمبر 1

میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں
حضرت شاہ اسماعیل شہید نور اللہ مرقدہ جہنمی ہیں انہوں نے
حدیث پر جھوٹ بولا جان بوجھ کر۔
انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات قبور کے منکر ہیں۔
(سنی تقویۃ الایمان ص ۸۰،۸۱)

زندہ ہوتے ہیں۔ مولوی اسماعیل کا اپنی کتاب نام نہاد "تقویۃ الایمان" میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ لکھنا کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" سے مذکور صریح حدیث کے خلاف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کھلا افترا ہے اور ایسے ہی لوگوں کے بارے ارشاد فرمایا گیا:۔

وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا ۱ اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے

ے تقویۃ الایمان ۱۱۲

ے ابوداؤد ج ۱ ص ۱۵۰ ، دیگر حوالہ جات کتب تفصیلاً گذشتہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے ۔۱۲

۸۱

فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ ص ۳۲) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے"

حدیث ۲: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ ے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ وسلم نے فرمایا انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں"

حدیث ۳: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ ے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (معراج کی رات) موسیٰ پر سے گذرا اور وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

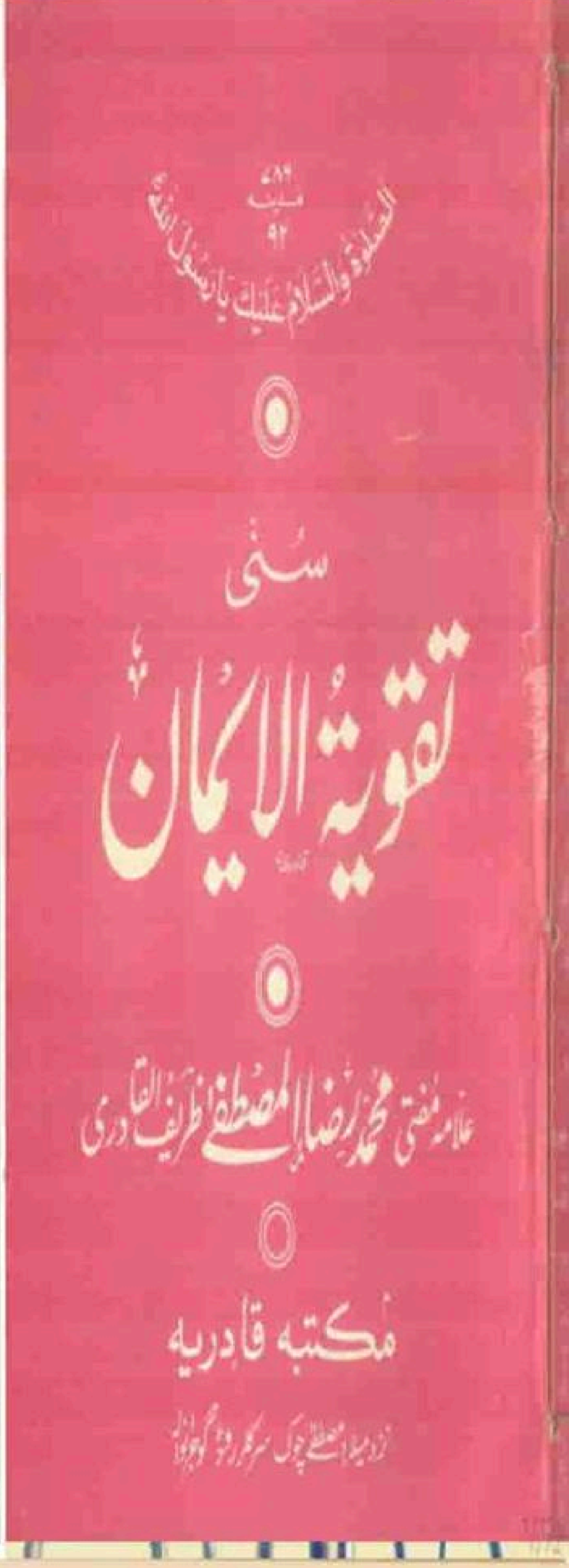

تقویۃ الایمان کی ایک عبارت پر اعتراض کیا جاتا کہ اس میں لکھا ہے کہ نبی مٹی میں مل جاتے ہیں اور معاذاللہ ان کا جسم صحیح سلامت نہیں رہتا۔

جواب دینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تقویۃ الایمان کی پوری عبارت آپ کے سامنے رکھی جائے اور پھر ان شاءاللہ اس پر تبصرہ کیا جائے گا:

دن بیٹھا رہا ہو سو اسکی سند نہ پکڑئے آدمی کو جانور کی ریس کرنی نہ چاہئے۔

مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ:۔

أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا۔

ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجے انکو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تم کو، سو فرمایا مجھکو بھلا خیال تو کر تو جو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو کہا میں نے فرمایا تو مت کرو۔

ف:۔ یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مرگیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار، پھر مرکر کچھ خدا نہیں بن گیا ہے بندہ ہی بندہ ہے۔

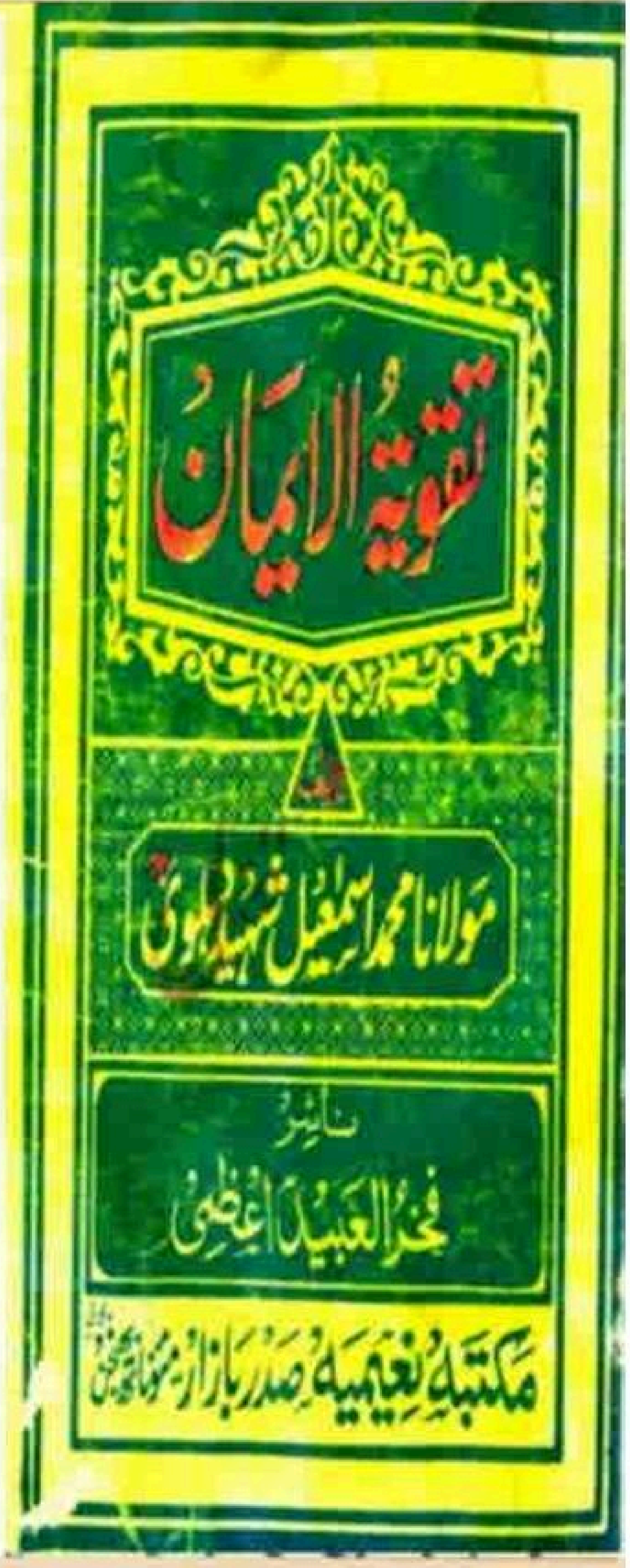

مشکوۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تم کو تو فرمایا مجھ کو بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کر۔

ف: یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی۔

(تقویۃ الایمان، ص 88)

اس عبارت میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حدیث شریف کی تشریح و تفصیل ہے اور ان معنی خیز الفاظ کا حدیث کے ساتھ گہرا تعلق ہے اس میں غیر اللہ کو سجدہ نہ کرنے کی علت بیان کی گئی ہے کہ جو مر کر مٹی میں دفن ہونے والا ہے اس کو سجدہ روا نہیں سجدہ صرف اسی کو ہو سکتا ہے جو ہمیشہ زندہ رہے اور اس پر کسی وقت بھی موت طاری نہ ہو اور نہ وہ مر کر مٹی میں دفن ہونے والا ہو۔

افسوس کہ ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں مخالفین نے اپنی جہالت کی وجہ سے مٹی "میں ملنے والا ہوں" کے جملے سے یہ سمجھ لیا کہ

معاذاللہ حضرت شاہ صاحب کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں سلامت نہیں رہتے حالانکہ یہ ان کی جہالت ہے۔ اردو زبان میں یہ لفظ یا جملہ دفن ہونے کیلئے بولا جاتا ہے۔

چنانچہ جامع اللغات، ج ۲، ص ۱۷۷۹ میں ملنا کے معنی دفن ہونا

۱۷۷۹

مٹی سے مٹی مل جانا (لازم) میت کا دفن ہو جانا

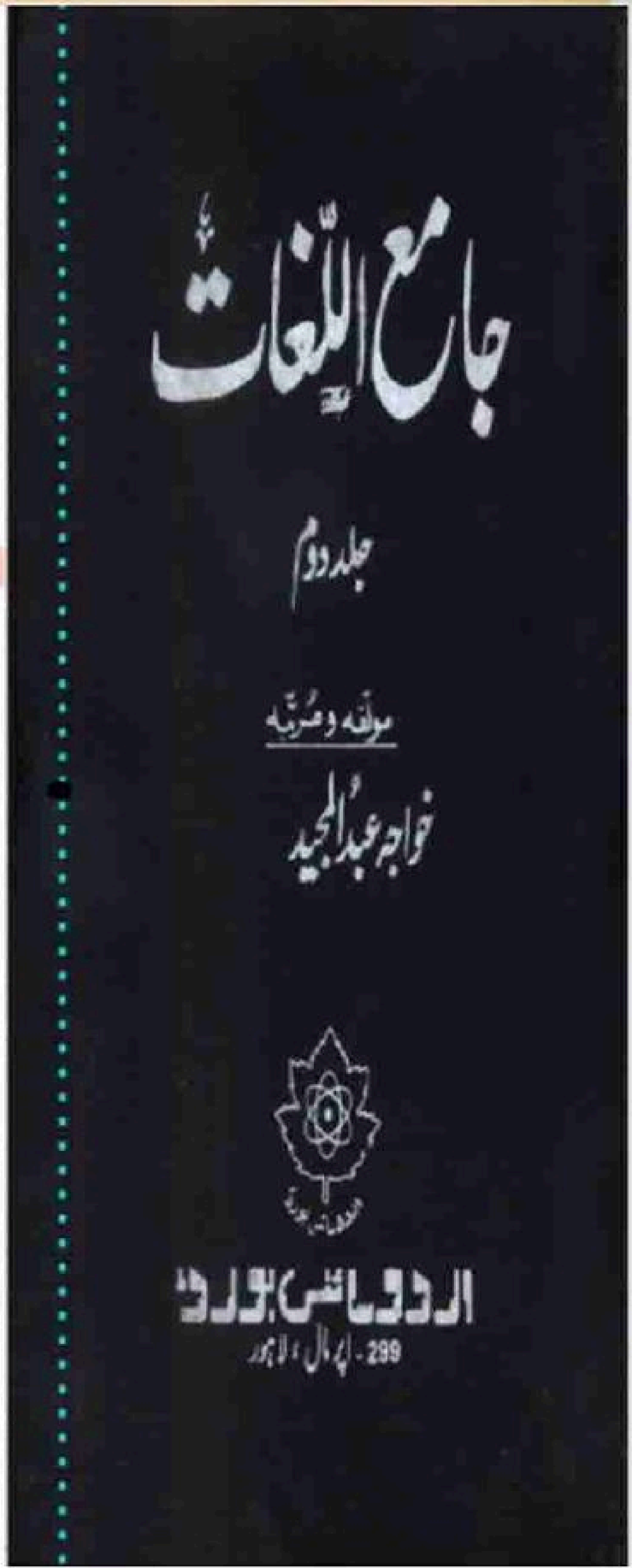

نور اللغات میں ہے کہ مٹی میں ملنا یعنی دفن ہونا اور پھر اس معنی کے صحیح ہونے پر شعر سے استدلال کرتے ہیں

میں تو خاک کا پتلا یوں ہی تھا قضاء نے اور مٹی میں ملا دیا (شاد)

(نور اللغات، ج۴، ص 484)

کیا دھری تھی کہ چپکے سے سونپ دی۔ مٹھی میں دینا۔ کسی کے ہاتھ میں دینا۔ مٹھی میں طاق ہونا۔ استخارہ میں قاعدہ ہے اگر طاق ہوتا ہے تو کام کی اجازت معلوم ہوتی ہے۔ (عاشق) استخارہ دیکھتے ہیں اسیرے گھر آنے پر آج مانگتا ہوں میں دعا مٹھی میں انکی طاق ہو۔ مٹھی میں ہوا بند کرنا۔ ناممکن کام کے انجام دہی کا خیال کرنا۔ کار عبث۔ (ناسخ) ہوا ہوں کر کے کیا مشت خس بند۔ ابھی اڑ جائے رہا ہے قفس بند۔ مٹھی میں ہونا۔ قابو میں ہونا۔ قبضہ میں ہونا۔ اختیار میں ہونا۔ (داغ) کر لیا تاب خانۂ دل اسیر۔ آپ کی مٹھی میں ہے صیاد کیا۔ مٹھیوں کثرت ظاہر کرنے کے لئے۔ (شعور) سفیدی لگا کے ہاتھ وہ اپنے کرے جو بند۔ کیوں مٹھیوں نہ خاک پڑے آفتاب پر۔

مٹھیا۔ (ھ) مونث ۱ بل کی موٹھ ۲ کمان کی وہ جگہ جہاں ہاتھ رہتا ہو ۳ موٹھ، قبضہ ۴ گرہ کی پٹی ۵ (لکھنؤ)۔ عو۔ ایک قسم کا زیور جو قلم کے مثل ہوتا ہے۔ اور اس میں تعویذ رکھکر بازو پر باندھتی ہیں مٹھیاں جمع۔ مٹھیا قلم۔ مذکر۔ چھوٹا قلم جو مٹھی سے چھوٹا ہو۔ (فقرہ) مٹھیا قلم سے اُستاد کو کافی پڑتی ہے۔ مٹھیانا۔ (ھ) ۱ ہاتھ میں پکڑنا۔ موٹھ کرنا بشیر کا ۲ قبضہ میں لانا۔ مٹھی میں لینا۔ ہتھیانا ۳ ہر چیز کا مٹھی میں رکھنا۔ عموماً اور آلہ تناسل کا خصوصاً جلق لگانا۔

مٹی۔ (ھ)۔ یہ لفظ بالکسر اور بالفتح دونوں طرح استعمال میں ہے لیکن بالکسر زیادہ فصیح سمجھا جاتا ہے، مونث ۱ زمین ۲ گیلی مٹی کیچڑ ۳ دنیا۔ کرۂ ارض ۴ گرد۔ غبار۔ خاک۔ دھول۔ ریت۔ ریگ ۵ راکھ۔ خاکستر۔ میلا۔ (ذکر نا۔ ہونا کے ساتھ) ۶ خمیر سرشت مادہ۔ (رند) جہاں کی ہوئی مٹی وہیں مجھے پہنچا۔ وہ سرزمین مجھے اے آسماں نہیں معلوم ۷ میت۔ (آتش) ہلا رقیب سیہ رو حسد سے میں سمجھا۔ ہوئی ہے گیر کے مردے کی شعلہ زن مٹی ۸ صفت بے رونق۔ بیکار (انیس) مٹی ہے سلطنت جو ٹے کائنات کی ۹ کنایہ ہے اس شخص سے جو مردہ دل اور افسردہ طبیعت ہو ۱۰ کنایہ ہے اس چیز سے جو بیکار ہو گئی ہو۔ (جرات) وہ اس زمین سے نکالوں در معانی اور کہ جس کے آگے مخالف کا ہو سخن مٹی۔ مٹی اٹھنا۔ (کنایۃً) مرجانا۔ (شرف) مل گئے مٹی میں اٹھی بھی جہاں سے مٹی۔ خاک مجھے خاک ہوئے خاک میں شامل ہو کر۔ مٹی اڑانا۔ (کنایۃً) کہیں بار بار آجانا۔ خاک اڑانا۔ (عاشق) مٹی اڑائی ہم نے ترے در کی اس قدر نعمت کے بدلے خاک ہو گردوں کے خواں میں۔ مٹی برباد کرنا۔ کسی کی خاک اڑانا۔ ذلیل و خوار کرنا۔ بدنام کرنا۔ مٹی برباد ہونا۔ لازم (داغ) غیر کا خوں بہانا مری تربت پہ ضرور۔ آبرودار کی مٹی کہیں برباد نہ ہو۔ مٹی پانا۔ دفن ہونا۔ (رند) ہوں بدنصیب کے بھی مٹی نہ پاؤں گا۔ میرا امیدوار ہے تو گور کن عبث۔ مٹی پر لڑنا۔ زمین پر جھگڑا کرنا۔ مٹی پکڑنا۔ جگہ پکڑنا۔ جم جانا۔ مقام کرنا۔ (بحر) جنبش میں لا چکے تھے اُسے میرے ولولے۔ مٹی پکڑ کے دشت میں کہسار رہ گیا۔ مٹی پکڑے سونا ہوتا ہے۔ ایسا صاحب اقبال ہے کہ اگر مٹی پر بھی ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ سونا جیسا فائدہ دیتی ہے۔ مٹی پلید کرنا ۱ ذلیل و رسوا کرنا۔ برا حال کرنا۔ درگت کرنا ۲ ستانا۔ دق کرنا۔ ہنسی اڑانا۔ مٹی پلید ہونا۔ مٹی خراب ہونا۔ مٹی خوار ہونا ذلیل ہونا بے عزت ہونا۔ برباد ہونا۔ نہایت دکھ میں ہونا۔

یہاں مٹی ”میں“ ملا دیا کے معنی مٹی ”میں دفن ہونا“ ہیں۔ اسی طرح اردو کی مبسوط ترین لغت اردو ”لغت تاریخی اصول“ پر میں مٹی ”میں مل“ جانا کے معنی مٹی ”میں دفن ہو جانا“ کے کئے گئے ہیں اور پھر عبارت نقل کی گئی

مٹی کے ساتھ مل جانا

بے جان جسم کا مٹی میں مل جانا، مٹی میں دفن ہو جانا، جب پانی رخصت ہو جاتا ہے تو باقی صرف مٹی رہ جاتی ہے جسے قبرستان میں چھوڑ آتے ہیں کہ مٹی، مٹی کے ساتھ مل جائے

(۱۹۸۰ قصے تیرے افسانے میرے ص ۳۱۱)

(اردو لغت تاریخی اصول پر، ج ۱۷، ص ۴۰۶)

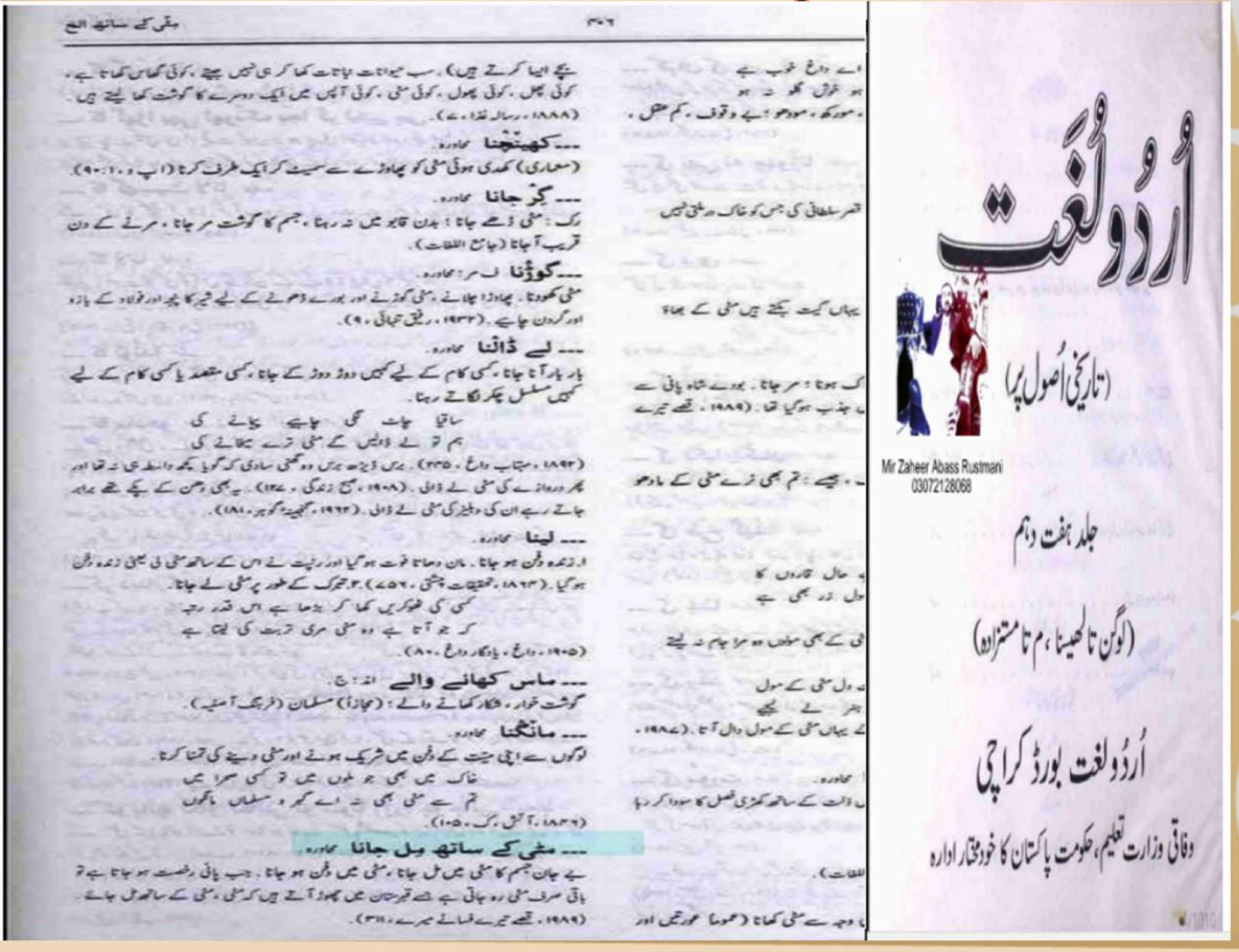

مٹی سے مٹی مل جانا

میت کا دفن ہو جانا، پیوند خاک ہو جانا (فیروز لغات ۱۲۰۲)

مٹی سے مٹی مل جانا - (۱- محاورہ) میت کا دفن ہو جانا - پیوند خاک ہو جانا -

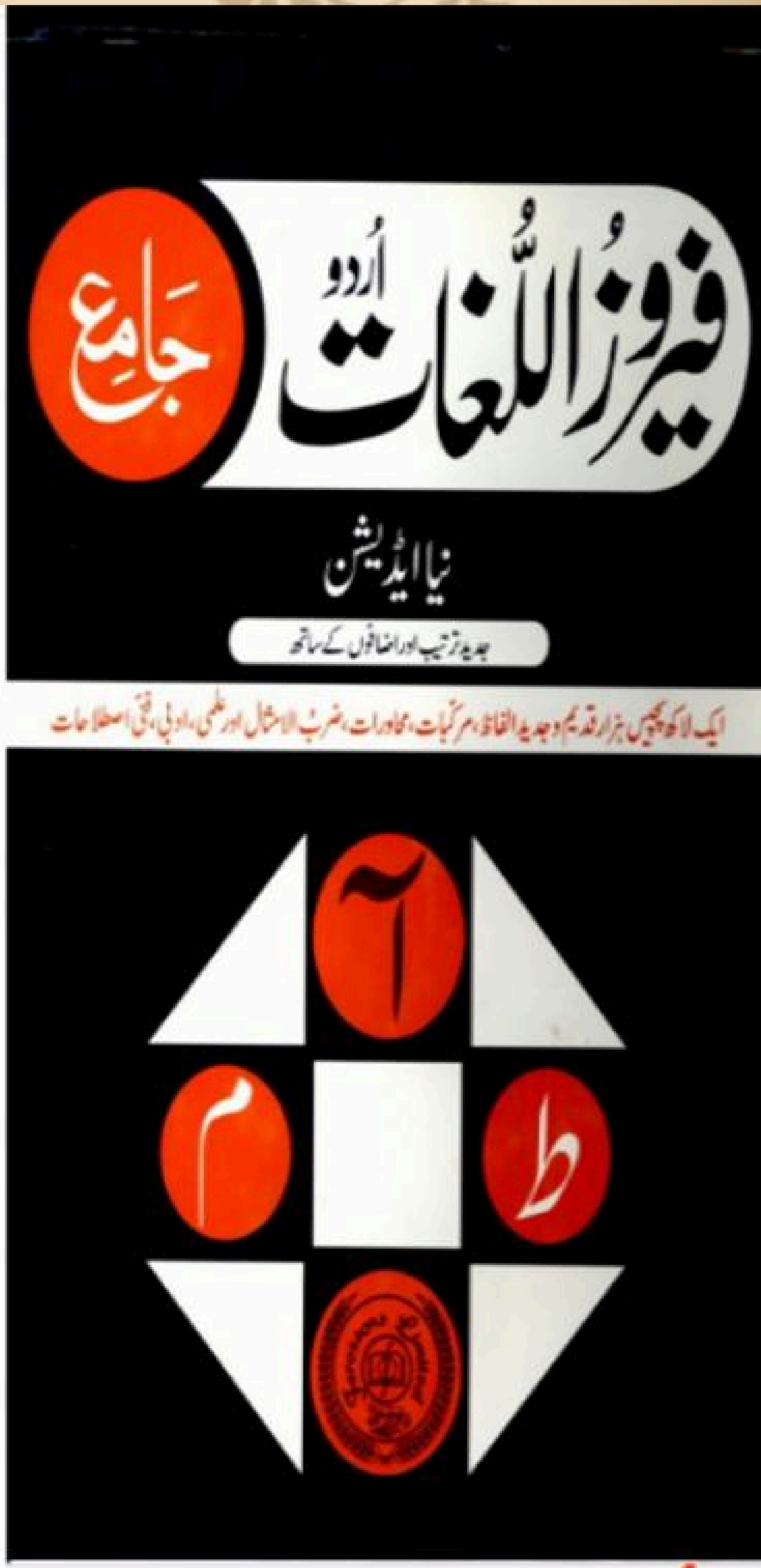

الحمد للہ ہم نے اردو لغات سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مٹی "میں" ملنا کے معنی دفن "ہونے کے ہیں اور اردو زبان میں اس محاورے کا استعمال نثر "" اور "اشعار" دونوں میں ملتا ہے اور اردو لغت کے بلغاء نے اس کو استعمال کیا ہے۔۔ لہٰذا اس عبارت پر اعتراض کرنا محض جہالت اور تعصب ہے۔

بانی دین رضا احمد رضا خان بریلوی اور اور اسکے بیٹے کی اردو جہالت
آپ دیکھ چکے ہیں اصل میں رضا خانی امت حقیقت چھپانے کیلئے ہی
چور مچائے شور چور چور کے مصداق ایک مافوق الفطرت شخص بنا کر

علم نیں اپنے قلم ۔ دولت اور دینی کتابوں کے سوا کچھ نہ ہو جو عرب وعجم کا رہنما ہو اس کو شعر کہنے کو کیا کہا جائے کسی سے شعر سننے کی فرصت کہاں سے ملتی ہے۔ مگر شان جامعیت میں کمی کیسے ہو اور مملکت شاعری میں برکت کہاں سے آئے۔ اگر اعلیٰ حضرت کے قدس اس کو نہ نوازیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ جس رشک جناں سے سرفراز تھے اس کی طلب تو ہر عاشق کیلئے سرمایہ حیات ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت کے حمد ونعت کا ایک مجموعہ کئی حصوں میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ پڑھنے والوں اور سننے والوں کو مستی عطا کرتا رہتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کا لغزشوں سے محفوظ رہنا: علمائے دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدیوں سے چلے آرہے ہیں مگر لغزش علم وفلتت لسان سے بھی محفوظ رہنا یہ اپنے بس کی بات نہیں۔ زور قلم میں بکثرت تفرد پسندی میں آ گئے۔ بعض تجدد پسندی پر اتر آئے۔ تصانیف میں خود آرائیاں بھی ملتی ہیں۔ لفظوں کے استعمال میں بھی بے احتیاطیاں ہو جاتی ہیں۔ قول حق کے لہجہ میں بھی بوئے حق نہیں ہے۔ حوالہ جات میں اصل کے بغیر نقل پر ہی قناعت کر لی گئی ہے لیکن ہم کو اور ہمارے ساتھ سارے علمائے عرب وعجم کو اعتراف ہے کہ یا حضرت شیخ محقق مولانا محمد عبدالحق محدث دہلوی' حضرت مولانا بحرالعلوم فرنگی محلی' یا پھر اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرما دیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ اس عنوان پر غور کرنا ہو تو فتاوی رضویہ کا گہرا مطالعہ کر ڈالئے۔

فقیہ اعظم کا ایک عظیم وجلیل حاشیہ جن چار مجلدات پر مشتمل ہے وہ حاشیہ امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی "ردالمحتار" پر ہے۔ جسے آپ نے بنام "جدالممتار" موسوم فرمایا ہے۔ لیکن یہ بیش قیمت حاشیہ اسی ذخیرے میں پڑا ہے جو ابھی محروم اشاعت ہے۔

مولیٰ تعالیٰ کسی ایسے مرد جلیل کو پیدا فرما دے جو جملہ تصانیف مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے "مرکز اشاعت علوم امام احمد رضا" قائم کرے اور آپ کے جواہر علمی کو جلوۂ طباعت دے۔

آمین

وصال مبارک: آپ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء جمعۃ المبارک کے دن عین اذان جمعہ کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

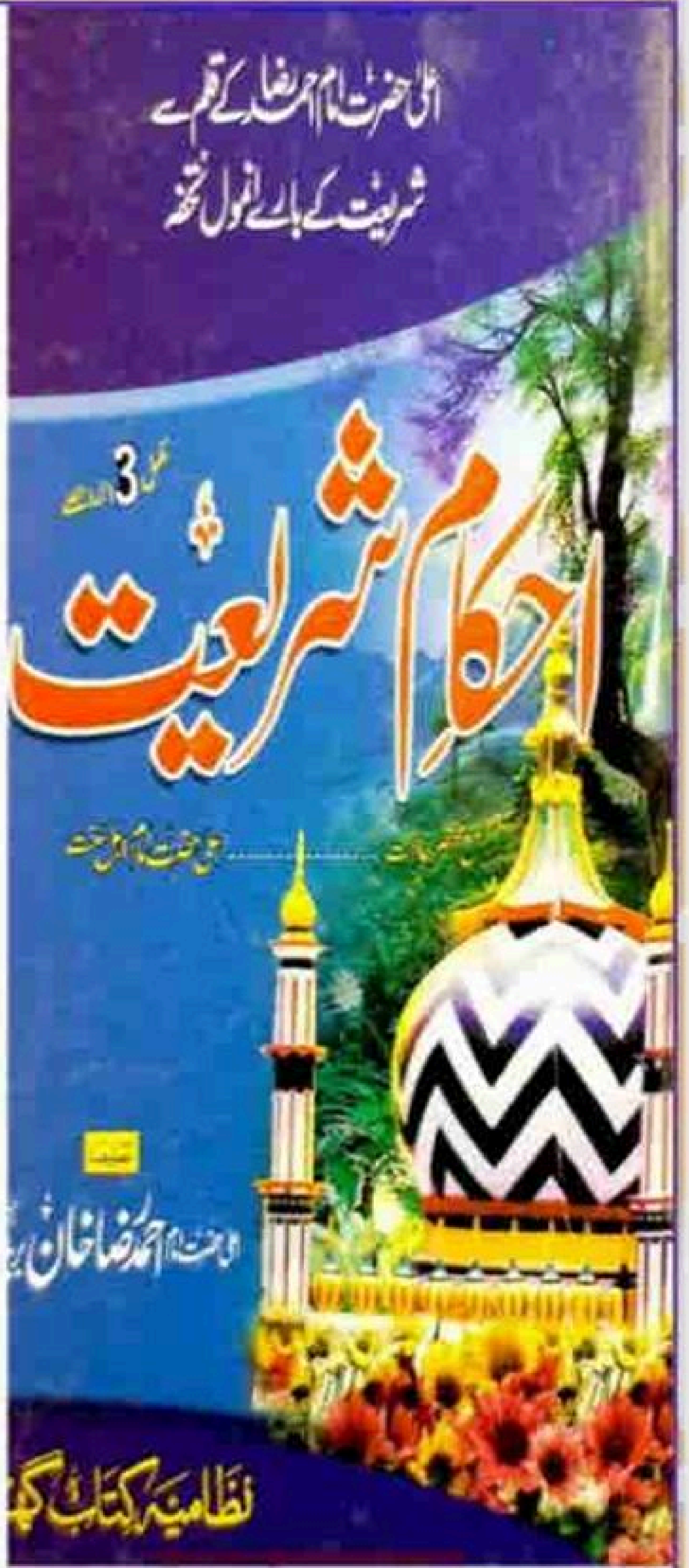

پیش کیا گیا فاضل بریلوی کو مگر حقیقت بلکہ اس کے برعکس ایسے حوالہ جات صرف دین رضا کے پیروکاروں کو سبز باغ دکھانے کیلئے کیا گیا ورنہ علمی حلقوں میں فاضل بریلوی بلکل ایک برعکس شخصیت ہیں

لہٰذا آپ کی علمی، تحقیقی، فقہی اور مسلکی خدمت کی بنیاد پر مسلک امام اعظم آپ کے نام کے ساتھ مشہور و متعارف ہو گیا۔ علمائے زمانہ اور فقہائے عصر نے "مسلک امام اعظم" کو "مسلک اعلیٰ حضرت" کا نام دے دیا۔ لہٰذا ماضی کی طرح آج بھی "مسلک اعلیٰ حضرت" ہی "مسلک حق" ہے۔ جو شخص "مسلک اعلیٰ حضرت" کا باغی و معاند ہے ضرور وہ مسلک حق سے عاری و برگشتہ ہے۔ کل بھی اعلیٰ حضرت کا آفتاب علم و فضل و حکمت آسمان حق و صداقت پر پوری تابانی کے ساتھ درخشاں تھا، آج بھی ہے اور بفضل خدا و رسول سے آئندہ بھی رہے گا:

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

حیات و خدمات پر ایک طائرانہ نظر

اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ کی ولادت باسعادت 10 شوال المکرم 1272ھ مطابق 14 جون 1856ء بروز ہفتہ بوقت ظہر بریلی شریف میں ہوئی اور وصال 25 صفر المظفر 1340ھ مطابق 28 اکتوبر 1921ء بروز جمعہ دو بج کر اڑتیس منٹ پر دوران اذان جمعہ ہوا۔ مزار پر انوار محلہ سوداگران بریلی شریف میں فیض بخش خلائق ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی عمر ابھی 4 سال تھی کہ آپ نے قرآن عظیم ناظرہ ختم کر لیا۔ 6 سال کی عمر میں بڑے بڑے علماء و فضلاء کی موجودگی میں میلاد رسول کے موضوع پر نہایت کامیاب اور علمی تقریر فرمائی۔ جسے علماء و فضلاء نے ... پسند کیا۔ 8 سال کی عمر میں فن نحو کی مشہور کتاب "ہدایۃ النحو" کی عربی زبان میں شرح لکھ کر اہل علم و فن کو حیرت و استعجاب میں ڈال دیا۔ 13 سال 10 ماہ اور 4 دن کی عمر میں رضاعت کا ایک اہم فتویٰ لکھ کر باقاعدہ فتویٰ نویسی کا آغاز کیا۔ آپ نے حصول تعلیم کے لیے کسی مدرسہ میں داخلہ نہیں لیا بلکہ جملہ علوم و فنون آپ نے اپنے والد گرامی حضرت مفتی نقی علی خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سے حاصل کیے۔ اس سے والد ماجد حضرت مفتی نقی علی خاں صاحب کی جلالت علمی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ سے تعلیم حاصل کر کے آپ کا شہزادہ اہل علم و حکمت کا امام اور دنیائے

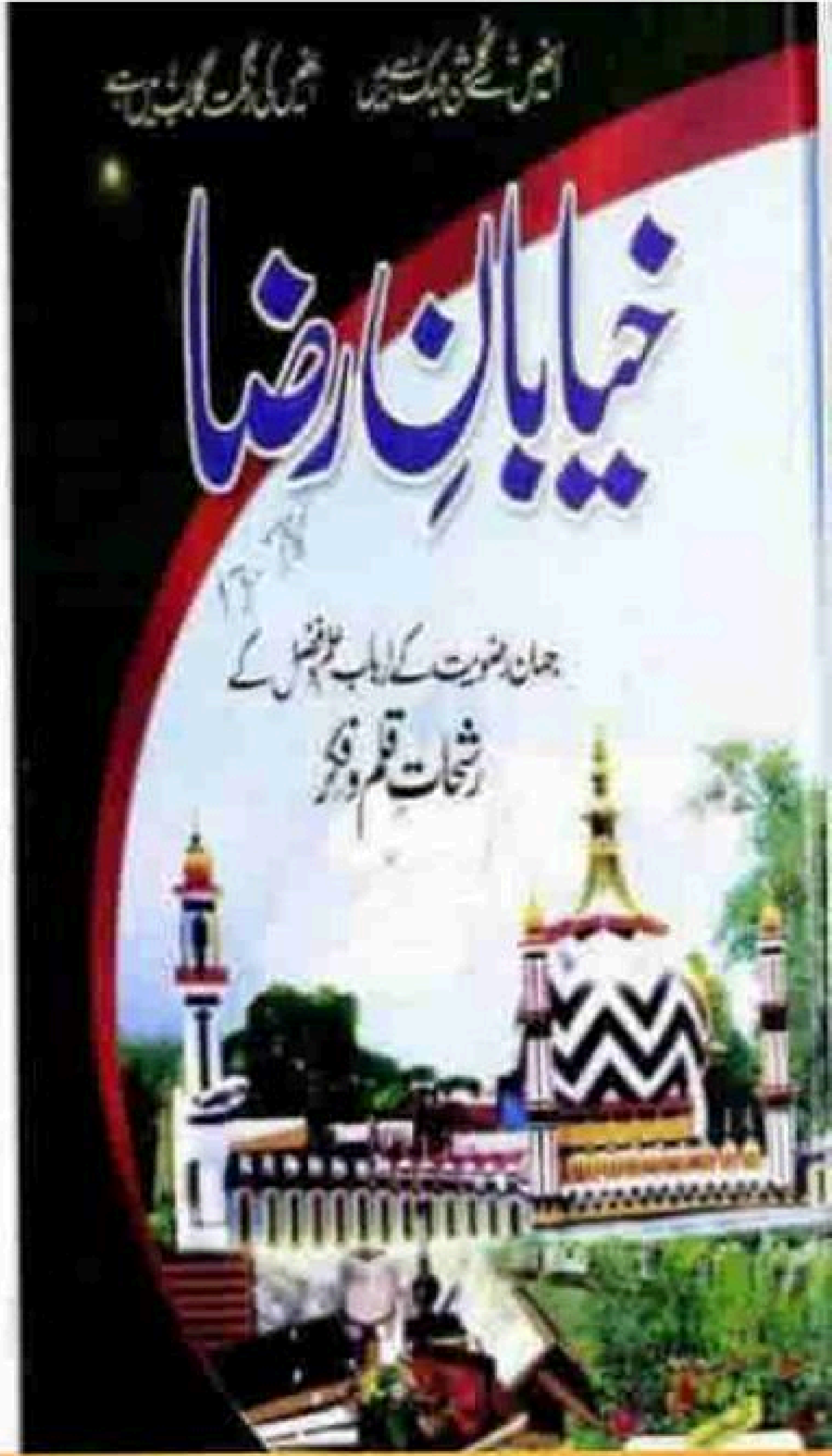

بیدار کر کے ہی بنانے کی بھرپور کوشش کی۔ یہی حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا خاں بریلوی والا "دو قومی نظریہ" ہے جس کی بنا پر پاکستان کا وجود اور قیام عمل میں آیا۔

امام احمد رضا خاں بریلوی کو علم ریاضی میں کہاں تک کمال حاصل تھا اور یہ علم آپ نے کہاں سے حاصل کیا تھا؟ ان سوالات کے سلسلے میں ایک واقعہ پیش کرتا ہوں، جس میں مجدد امور کا شافی جواب ہے:

"ایک مرتبہ سید سلیمان اشرف صاحب بہاری پروفیسر دینیات علی گڑھ کالج نے اعلیٰحضرت کی خدمت میں اس مضمون کا خط لکھا کہ "ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب جو علم ریاضی میں جرمن، انگلینڈ وغیرہ ممالک کی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے ہیں، عرصہ سے حضور کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ مگر چونکہ وہ ایک جینٹل مین ہیں، اس لیے آپ کی خدمت میں آتے ہوئے جھجک محسوس کرتے ہیں لیکن اب میرے کہنے اور اپنے اشتیاقِ ملاقات کے سبب حاضر ہونے کے لیے آمادہ ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اگر وہ پہنچیں تو انھیں باریابی کا موقع دیا جائے۔" اعلیٰحضرت نے حضرت مولانا کو جواب بھیجا کہ وہ بلا تکلف تشریف لے آئیں۔ چنانچہ دو چار روز کے بعد ڈاکٹر سر ضیاء الدین بریلی پہنچ کر اعلیٰحضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ...... نماز کے بعد دوران گفتگو میں اعلیٰحضرت نے ایک قلمی رسالہ پیش کیا، جس کو دیکھتے ہی ڈاکٹر صاحب حیرت و استعجاب میں ہو گئے اور بولے کہ میں نے اس علم کو حاصل کرنے کے لیے بارہا غیر ممالک کے سفر کیے مگر یہ باتیں کہیں بھی حاصل نہ ہوئیں۔ میں تو اپنے آپ کو اس وقت بالکل طفلِ مکتب سمجھ رہا ہوں۔ مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ اس فن میں آپ کا استاد کون ہے؟ اعلیٰحضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرا کوئی استاد نہیں ہے۔ میں نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ سے جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کے چار قاعدے صرف اس لیے سیکھ لیے تھے کہ ترکہ کے مسائل میں ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ شرح چغمینی

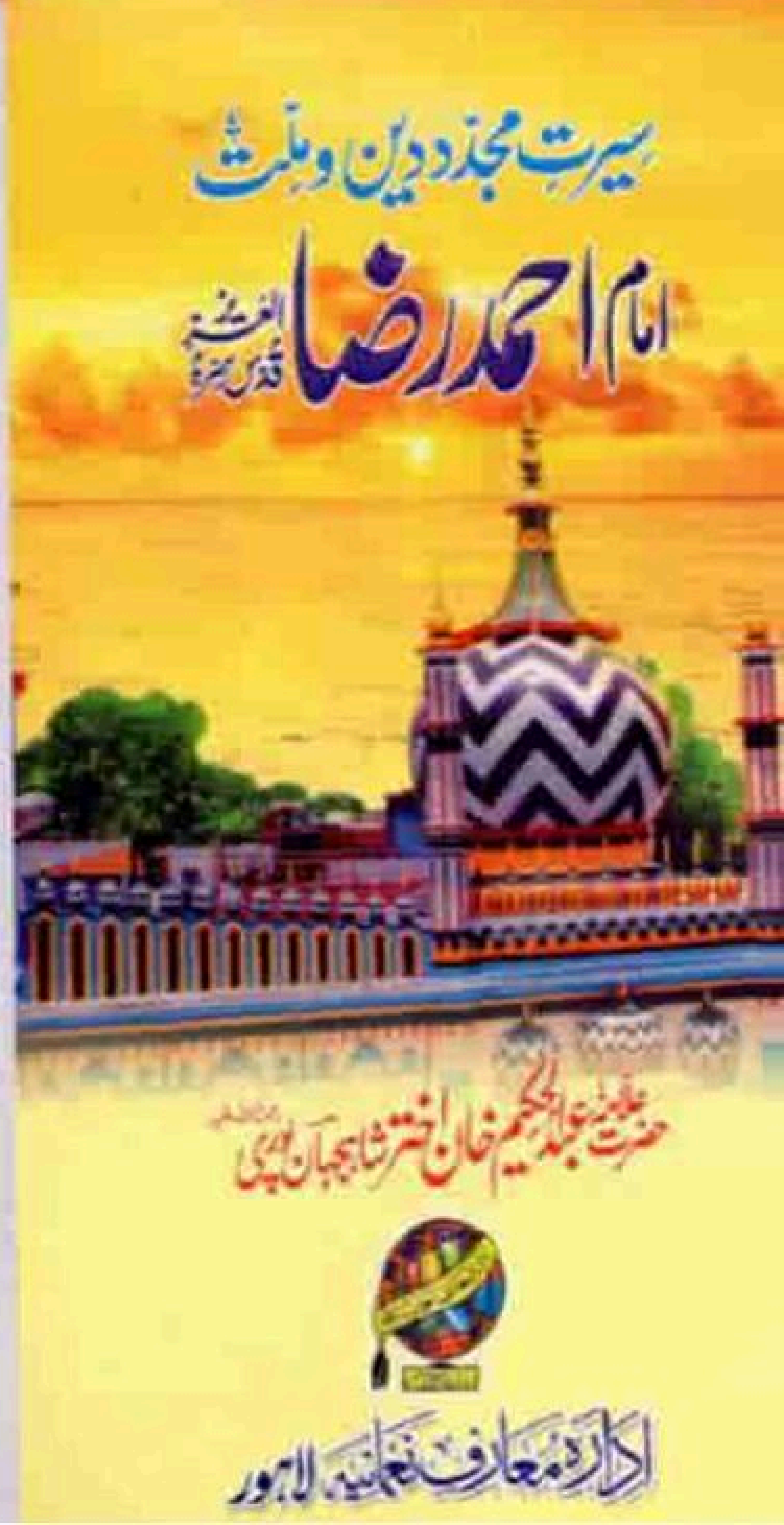

پیش لفظ

مارچ ۱۹۷۰ء میں کوئٹہ کے زمانہ قیام کے دوران ادارہ مرکزی مجلس رضا لاہور کا ایک گشتی مراسلہ ملا جس میں تحریر تھا کہ ادارہ مجلس نعمانی کراچی ایک مجموعہ مقالات بعنوان انوار رضا شائع ہو رہا ہے جس میں فاضل بریلوی پر مختلف مشاہیر کے مضامین شامل ہوں گے اس لیے فاضل بریلوی کے کسی ایک پہلو پر مقالہ تحریر کیا جائے۔ کچھ عرصہ پہلے جناب اختر شاہجہاں پوری نے بھی ایک مقالے کی فرمائش کی تھی، عدیم الفرصتی کی وجہ سے راقم نے معذرت پیش کر دی تھی مگر اختر صاحب نے مئی ۱۹۷۰ء میں پھر تقاضا فرمایا۔ چنانچہ ان دونوں حضرات کی محبت و خلوص اور فاضل بریلوی سے راقم کے تعلق خاطر نے مجبور کر دیا کہ کچھ لکھا جائے۔ پیش نظر عنوان کا انتخاب کیا، مگر مصروفیت کی وجہ سے اس کا لکھنا مشکل ہو گیا۔ بہر کیف اپنی سی کوشش کی اور بمشکل ۱۳ نومبر ۱۹۷۰ء میں صدر مرکزی مجلس رضا کی خدمت میں ارسال کر دیا، موصوف نے چند ضروری اضافوں کی تجویز کے ساتھ مقالہ واپس ارسال فرما دیا، چنانچہ یہ اضافے کر دیے گئے اور حسب ہدایت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا جو اب ہدیۂ ناظرین ہے۔

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے عہد کے جلیل القدر عالم تھے مگر علمی حلقوں میں آپ کا صحیح تعارف نہ کرایا جا سکا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ تو بڑی حد تک ناواقف ہے چنانچہ ایک مجلس میں جہاں یہ راقم بھی موجود تھا ایک فاضل نے فرمایا کہ "مولانا احمد رضا خان کے پیرو تو زیادہ تر جاہل ہیں" گویا آپ جاہلوں کے پیشوا تھے، انا للہ وانا الیہ راجعون ——

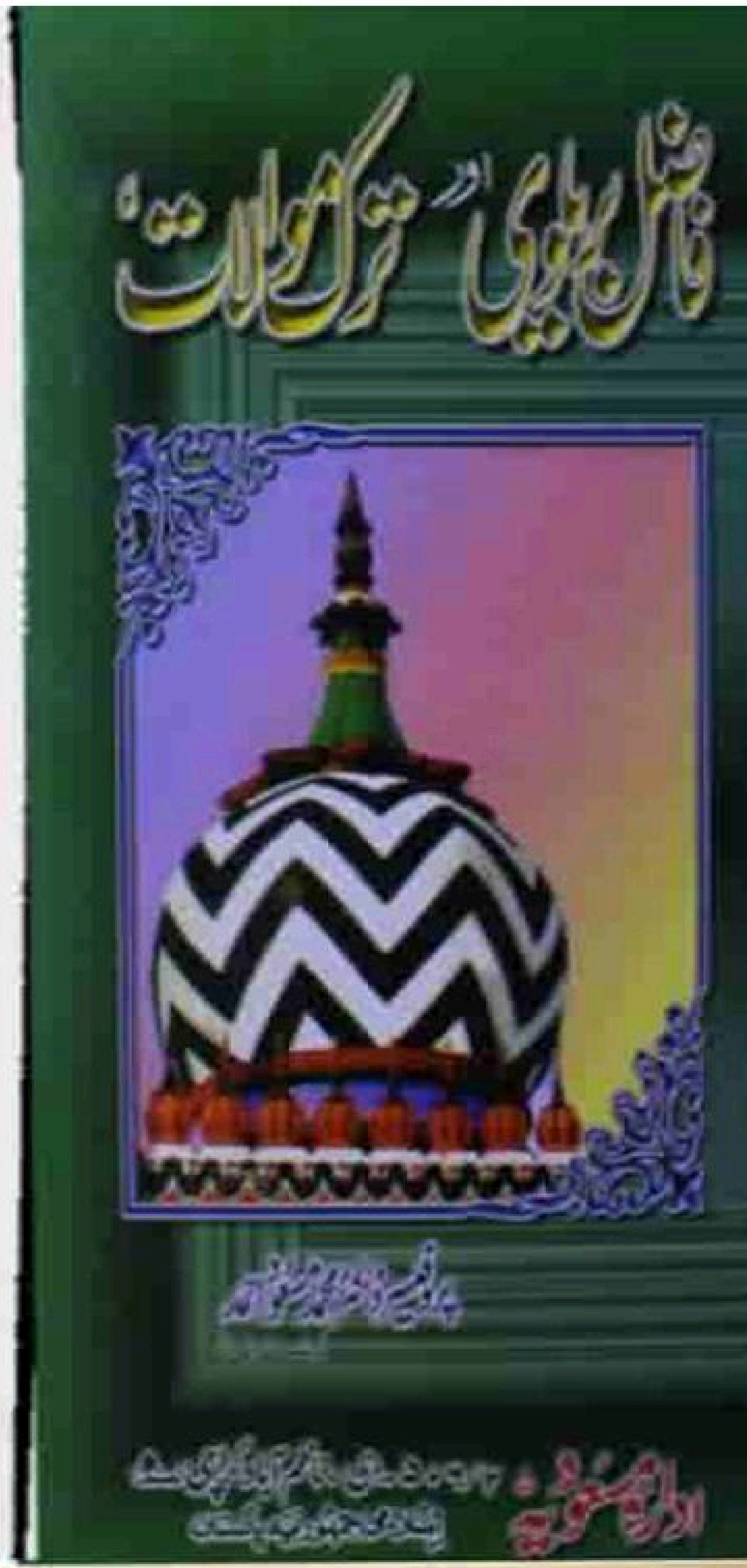

فاضل بریلوی کا کوئی استاد نہیں تھا
اور علمی حلقوں میں انکی پہچان جاہلوں کے پیشوا مشہور تھی
یاد رکھیں
یہ کسی عام بندے کی تحقیق نہیں بلکہ دین رضا میں اس (پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد) کو ماہر رضویات کا لقب ملا ہے
دین رضا کے بانی اور پیروکاروں کا ایک مخصوص طریقہ واردات ہے کہ یہ اپنا من چاہا مطلب نکالتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ کو دوسروں کے سر تھوپتے ہیں

معتبر ترین بریلوی مفتی مظہر اللہ صاحب اپنے فتاوی میں ایک مثال دیتے ہیں جو دین رضا والوں کی بہترین ترجمانی کرتی ہے

بریلویوں کا خوبصورت طریقے سے دوسروں پر تہمت لگا کر گستاخی کرنے کا طریقہ

دشمن۔ نیز حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدحت میں ایسے اشعار بھی ہیں جن پر نظر کرنا اُن کو ایسا ناپسند جیسے چمگادڑ کو آفتاب کا دیکھنا اس میں حضرات شیخین کی منقبتیں بھی ہیں احسان پر نظر کرنا تو ان کے لئے ایسا ہے جیسے موت کے فرشتہ کو ملاحظہ کیا، تو اگر زید ایسا ہوتا تو خود ہی کیوں اس کو طبع کرا کر شائع کرتا۔ اور جس خاص حلقہ کی طرف اشارہ ہے۔ اس میں اگر وہ خصوصیت سے شائع کرتا تو وہ تو اس کی جان کو آ جاتے غرض یہ خیال بھی آپ کا کچھ معقولیت نہیں رکھتا۔ میرے نزدیک اصل چیز یہ ہے کہ اس کتاب (حدائق بخشش حصہ سوم) میں جہاں بزرگوں کی منقبتیں ہیں وہاں بعض کی مذمتیں بھی ہیں، پس جن لوگوں کی مذمتیں ہیں ان سے تعلق رکھنے والوں کے لئے اس کتاب کا وجود کھٹکتا ہے، وہ صفحہ ہستی کے اوپر اس کا وجود دیکھنا ہی نہیں چاہتے، یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ یہ اشعار اس دیوان سے نکال دیئے گئے، لیکن کہا جاتا ہے کہ اس پر بھی اطمینان نہیں، پوری کتاب تلف کی جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں تو اور کیا ہے کہ ہمارا مقصد ان اشعار کا نکلوانا نہیں ہے، بلکہ ہمارا مقصد تو کچھ اور ہے جس کو ہم زبان سے ادا نہیں کر سکتے، اس مقصد پر ہم جبھی کامیاب ہوں گے جب پوری کتاب تلف کی جائے گی۔ اسی طرح خود زید سے بھی محض ان اشعار کی وجہ سے مخالفت نہیں ہے ورنہ ان اشعار کے نکال دینے سے یہ مخالفت ختم ہو جاتی بلکہ جن لوگوں کی یہ لوگ مذمت سننی نہیں چاہتے، غالب یہ ہے کہ زید سے ان کی شان میں کچھ گستاخی صادر ہو تی رہی ہو گی، اگر یہ حقیقت ہے تو مسترضین کو صفائی سے اس کا اظہار کرنا چاہیئے، مجھے امید ہے کہ اس صورت میں کوئی مستند یہ فائدہ حاصل ہو سکے گا۔ اب جو کچھ میں نے عرض کیا اس کی روشنی میں اپنے سوالات کا جواب ملاحظہ فرمائیں

(۱) جب یہ ثابت کیا جا چکا کہ یہ شخص یعنی زید حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانے اور ان کی اہانت کرنے سے بری ہے، اور اس نے جو اپنی برئیت کے وجوہ پیش کئے ہیں، اس کے صدق پر تجربات شاہد ہیں تو اب اس کی طرف اہانت کی نسبت محض اس پر تہمت ہے حقیقت میں اہانت کرنے والا وہ شخص ہے جو زید کی طرف نسبت کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کی شان میں یہ اشعار کہہ رہا ہے، اس لئے کہ کسی کی اہانت کرنے کا ایک یہ بھی طریقہ ہے اور بڑا خوبصورت کہ اپنے کو اس کا خیر خواہ اور غم خوار ظاہر کرتے ہوئے اور دوسرے شخص پر تہمت لگاتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ فلاں شخص آپ کو ایسی ایسی فحش گالیاں دیتا ہے۔ اس طریقہ سے وہ گالیاں دے کر اپنا دل بھی ٹھنڈا کر لیتا ہے اور ظاہر میں اس کا خیر خواہ بھی بنا رہتا ہے۔ پس صورت مذکورہ میں اس ہی دوسرے شخص پر توبہ اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں معذرت اور زید سے معافی حاصل کرنا ضروری ہے کہ یہ دوہرے تہرے اشد درجہ کے گناہ کا مرتکب ہے۔ لقولہ تعالیٰ:-

ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا و اثما مبینا۔

اور اقرار میں زید سے جس قدر غلطی واقع ہوئی ہے اس ہی کا اس کو اقرار ہے اور اس ہی سے جس

marfat.com

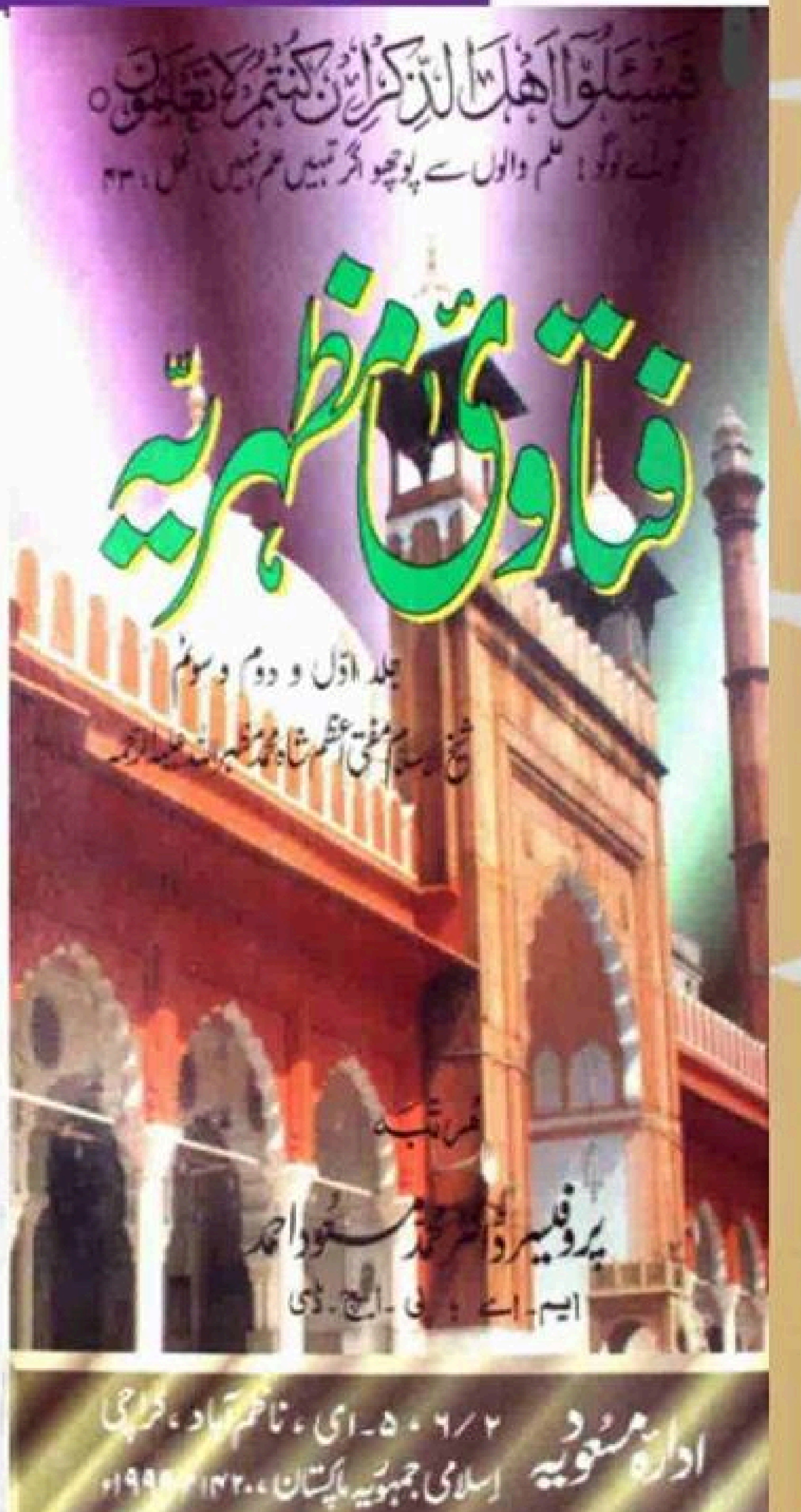

اب تک کی کار گزاری میں اتنا تو واضح ہو چکا کہ دین رضا کے بانی اور پیروکاروں کا طریقہ واردات کیا ہے اب آتے ہیں۔

تصویر کے دوسرے رخ کی طرف یعنی (صاحبزادہ مصطفی رضا خان) کی طرف جو باپ سے بھی دو قدم آگے ہے

بریلویوں کا عقیدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کو کیڑے کھا جاتے ہیں (معاذاللہ)

بریلوی حضرات دوسروں پر اعتراض کرنے سے پہلے ذرا اپنے گھر کی خبر بھی لے لیں۔ چنانچہ بریلوی مولوی ابوالحسنات قادری حضرت ایوب علیہ السلام کا واقعہ لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ:

حدیث میں ہے کہ چار "ہزار" کیڑے آپ کے جسد مبارک میں پیدا ہو گئے اور وہ اعضاء "مبارک کو کھاتے"۔ (اوراق غم، ص ۳۷)۔

یہ بات تو درست ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام پر اللہ کی طرف سے ایک آزمائش آئی تھی مگر یہ بات بریلوی حضرات کے ذمہ ہے کہ وہ کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت کریں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے بدن مبارک کو چار "ہزار کیڑے" کھاتے تھے۔ حیرت ہے کہ حدیث میں تو ہے کہ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء کہ اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیھم السلام کے جسموں کو کھائے مگر بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اس اللہ نے کیڑوں کیلئے یہ بات حلال کر دی تھی معاذ اللہ۔۔

تقویۃ الایمان پر اعتراض کرنے والوں کو کیا اپنے گھر کی یہ گستاخی نظر نہیں آتی۔۔

حضور! اسیلِ دریا آیا اور تمام بکریوں کو بہالے گیا۔ ابھی آپ جواب دینے نہ پاتے تھے کہ دوسرا آیا اور رو کر پکارا کہ اچانک بادِ سموم نے تمام اونٹ ہلاک کر دیئے۔ یہ سن ہی رہے تھے کہ محافظانِ باغ پیٹتے اور کپڑے پھاڑتے ہوئے پکارے کہ حضور! بجلی گری اور تمام درختوں کو جلا گئی۔ آپ یہ سب واقعات نہایت اطمینان سے سنتے رہے اور زبان مبارک پر شکرِ الٰہی اور تسبیح و تہلیل جاری کرتے رہے کہ اتنے میں صاحبزادگان کا اتالیق سینہ کوٹتا ہوا آیا اور چیخ مار کر پکارا کہ اے پیغمبر خدا گیارہ صاحبزادے جو مہمانی میں گئے تھے۔ اچانک صاحب خانہ کی چھت گری اس میں دب گئے۔ بعضے لقمہ منہ میں لے رہے تھے اور بعضے پانی پی رہے تھے۔ اس کو سن کر حضرت ایوب کچھ مضطرب ہوئے۔ مگر علی الفور سجدے میں گر گئے اور ہمت کر کے فرمایا کچھ پرواہ نہیں۔ اگر محبوبِ حقیقی کی محبت دل میں ہے تو سب کچھ ہے۔ شعر

اگر ہیچ نہ باشد نہ بدنیا نہ بعقبےٰ
چوں تو دارم ہمہ دارم دگرے ہیچ نباید

جب مال و منال کا یہ حشر ہو چکا۔ تو انواع و اقسام کی بلائیں آپ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہوئیں۔ حدیث میں ہے۔ چار ہزار کیڑے آپ کے جسد مبارک میں پیدا ہو گئے۔ وہ اعضاء مبارک کو کھاتے۔ اہلِ شہر نے آپ کو بیرونِ شہر کو کر دیا۔ آپ زمینِ شام میں عہدۂ نبوت پر مامور تھے۔ آپ کا شجرۂ نسب یوں ہے۔ جس کو صاحب تفسیر حسینی سورہ انبیاء میں نقل فرماتے ہیں۔

ایوب بن اموص بن رازخ بن روم بن عیص بن اسحٰق بن ابراہیم علیہ السلام۔ آپ کے ساتھ صرف آپ کی بیوی رحیمہ تھیں۔ یا افرائیم ابن یوسف ماخیر بنت نیشا بن یوسف تھیں۔ یہی آپ کی خدمت کرتیں۔

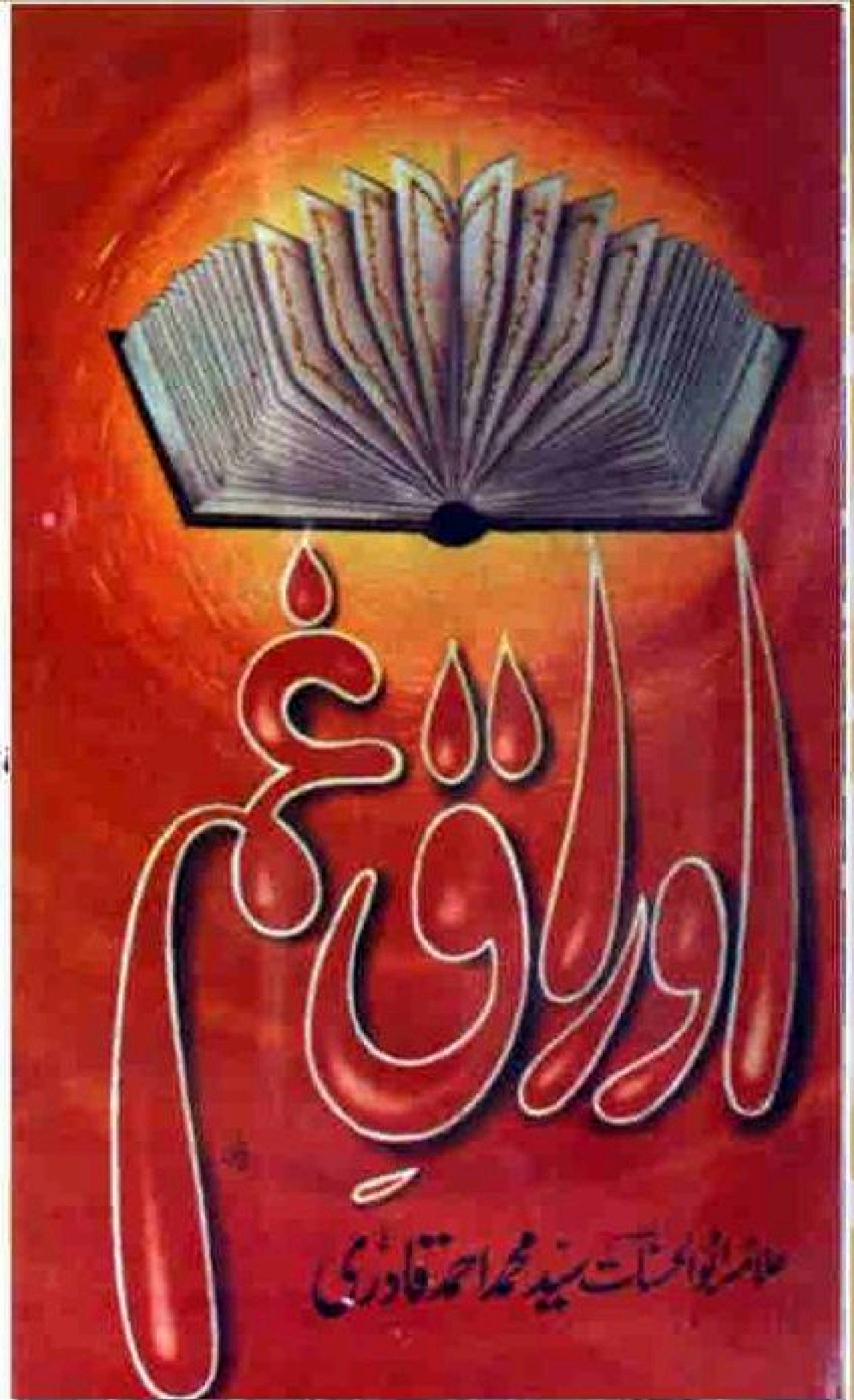

ابو الحسنات قادری صاحب نے تو صرف حدیث مبارکہ پر جھوٹ بولا مگر اعلیحضرت تو بقول رضاخانی معصوم عن الخطا ہیں اسی کتاب احکام شریعت مقدمہ صفحہ ۲۷ حوالہ اوپر گزر چکا اور اس کتاب کے اندر قرآن اور حدیث مبارکہ پر بھی تہمت لگائی وہ بھی جھوٹی

صاحبزادہ مصطفی رضاخان نے جو حدیث مبارکہ کا مفہوم حکم حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر چسپاں کرنے کی کوشش کی وہ (مصطفی رضا) تو مر گیا رضاخانی امت ان روایات کو دریافت کر سکتی ہے قرآن وحدیث سے

اَعْلَمْ۔

مسئلہ ۷۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی منڈانے اور خشخشی کرنے والا اور حدِ شرعی سے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں۔ اس کے پیچھے نماز فرض خواہ تراویح پڑھنا چاہیے یا نہیں۔ حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا ہے اور وہ حشر کے دن کس گروہ میں اٹھے گا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: داڑھی منڈانے اور کترانے والا فاسق معلن ہے۔ اسے امام بنانا گناہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں۔ قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے نبی ﷺ کے مخالفوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمْ۔

مسئلہ ۷۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی شرعی کتنی ہونی چاہیے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ٹھوڑی سے نیچے چار انگل چاہیے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمْ۔

مسئلہ ۷۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ طلوع آفتاب سے کتنی دیر بعد نماز قضا پڑھنے کا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: طلوع کے بعد کم از کم ۲۰ منٹ انتظار واجب ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمْ۔

مسئلہ ۷۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبروں کا پختہ بنانا روا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: میت کے گرد پختہ نہ ہو اوپر کا حصہ پختہ کردیں تو حرج نہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمْ۔

مسئلہ ۷۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی سنی مسلمان کسی وہابی یا یہودی یا نصرانی یا کسی کافر سے بات چیت کرے یا کسی کے پاس بیٹھے یا نوکری کرے تو یہ مسلمان کافر ہو گیا یا نہیں اور اگر کافر نہ ہوا تو دوسرا شخص اس کو کافر کہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

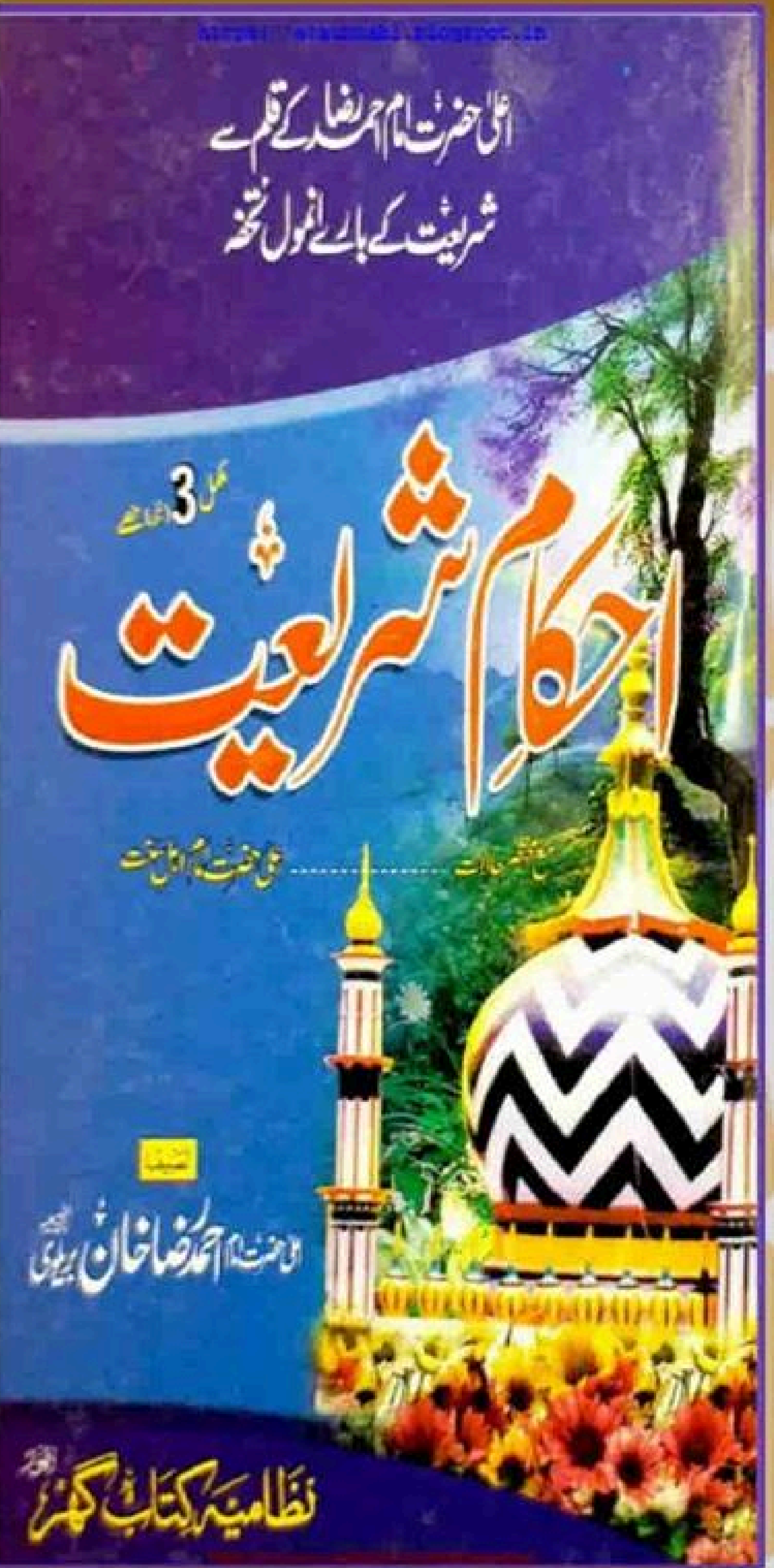

جھوٹ نمبر ۱: احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے کہ
حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں
جھوٹ نمبر ۲: قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں کے ساتھ اسکا حشر ہوگا

اگر رضا خانی امت واقعی ہی حقیقتا ایماندار ہے تو مصطفی رضا خان کی بیان کردہ حدیث مبارکہ کی وجہ سے ان پر فتوی دے جنہوں نے واضح طور پر قرآن اور حدیث مبارکہ پر جھوٹ بولا

لعنت اللہ علی کذاب

ان پر جنہوں نے جھوٹ بولا اور جو تقیہ کرتے ہوئے ان کذابوں پر فتوی نہ دیں

اب آتے ہیں اصل مسئلے کی طرف

بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان گجراتی لکھتے ہیں

لَہُمۡ اِسۡرَارًا ۙ﴿۹﴾ فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ﴿ۙ۱۰﴾

یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا ﴿ۙ۱۱﴾ وَّ یُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ

وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ﴿ؕ۱۲﴾

مَا لَکُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ﴿ۚ۱۳﴾ وَ قَدۡ خَلَقَکُمۡ اَطۡوَارًا ﴿۱۴﴾

اَلَمۡ تَرَوۡا کَیۡفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿ۙ۱۵﴾ وَّ جَعَلَ

الۡقَمَرَ فِیۡہِنَّ نُوۡرًا وَّ جَعَلَ الشَّمۡسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ اللّٰہُ

اَنۡۢبَتَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ نَبَاتًا ﴿ۙ۱۷﴾ ثُمَّ یُعِیۡدُکُمۡ فِیۡہَا وَ یُخۡرِجُکُمۡ

اِخۡرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَ اللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ بِسَاطًا ﴿ۙ۱۹﴾ لِّتَسۡلُکُوۡا

مِنۡہَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ اِنَّہُمۡ عَصَوۡنِیۡ وَ

اتَّبَعُوۡا مَنۡ لَّمۡ یَزِدۡہُ مَالُہٗ وَ وَلَدُہٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿ۚ۲۱﴾ وَ مَکَرُوۡا

مَکۡرًا کُبَّارًا ﴿ۚ۲۲﴾ وَ قَالُوۡا لَا تَذَرُنَّ اٰلِہَتَکُمۡ وَ لَا تَذَرُنَّ

914/96

http://www.rehmani.net

(بقیہ صفحہ ۹۱۲) فرمایا ہے۔ انسان کو سبزے سے اس لئے تشبیہ دی کہ سبزہ ہر وقت نگرانی کا محتاج ہے ایسے ہی انسان ہر وقت رب کی حفاظت کا محتاج۔ نیز سبزہ زمین کے سوا آسمانی امداد کا حاجت مند ہے بارش دھوپ وغیرہ ایسے ہی انسان اعمال میں آسمانی مدد اور رحمت الٰہی کا محتاج ہے۔ نیز سبزہ کو ہر وقت آفات کا خطرہ رہتا ہے ایسے ہی انسان پر ہر وقت خطرہ ہے ۱۱۔ تمہارے اجزاء بدن کو مٹی میں ملا دے گا خواہ دفن ہو کر خواہ آگ میں جل کر یا دریا میں ڈوب کر یا جانوروں کی غذا بن کر لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں روح اپنے ٹھکانہ پر بھیج دی جائے گی غرضیکہ ہر شے اپنی اصل پر پہنچے گی ۱۲۔ قیامت کے دن سزا و جزا کے لئے پھونک مار کر زمین میں پھیلا اور زندہ کر کے زمین سے نکالنا رب کو یکساں ہے اس لئے

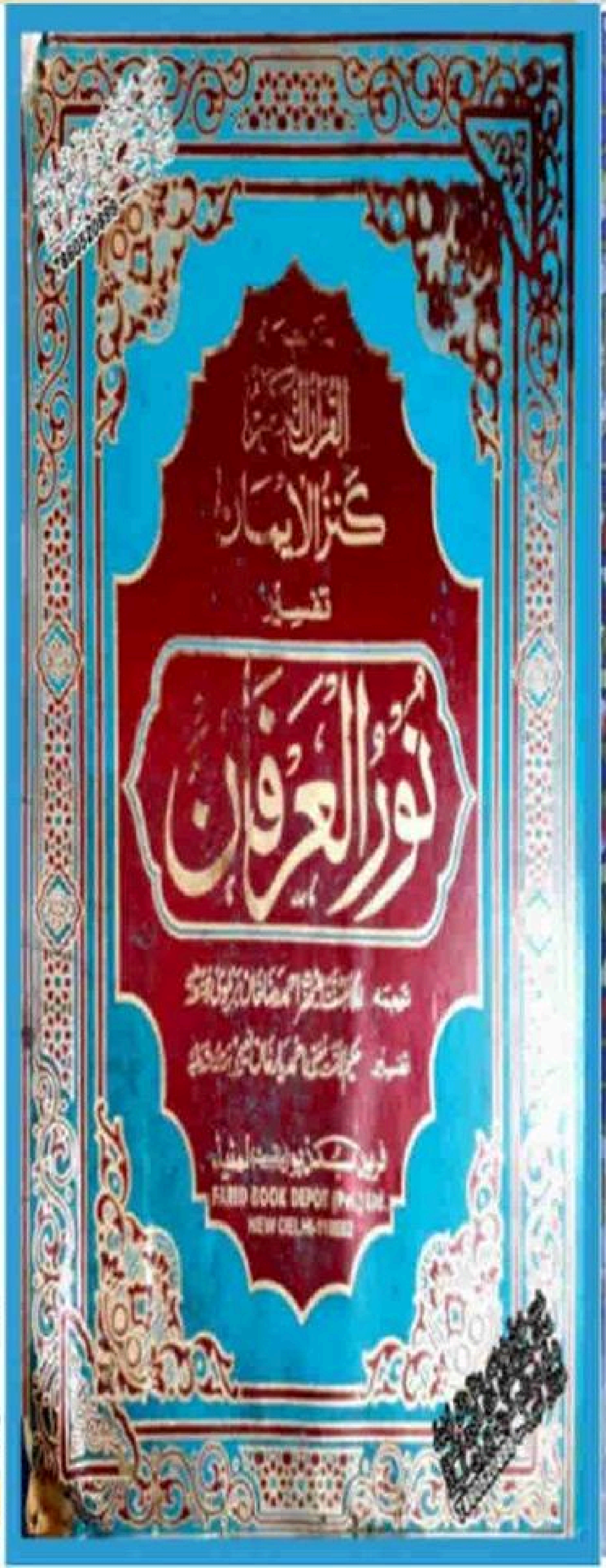

تمہارے اجزاء بدن کو مٹی میں ملا دے گا۔ خواہ دفن ہو کر، خواہ آگ میں جل کر یا دریا میں ڈوب کر یا جانوروں کی غذا بن کر لہذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں

اب اس سارے حوالے جات کو سامنے رکھتے ہوئے خود بانی دین رضا کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں

(فتاویٰ افریقہ مسئلہ نمبر ٦٣ صفحہ نمبر ٨٢)

مسئلہ ٦٢: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ نے مجھے اپنے نور سے پیدا کیا اور میرے نور سے سارے جہان کو۔ زید نے سوال کیا وہ نور محمدی ﷺ کتنا بڑا ہوگا فقیر نے جواب دیا اس میں کونسا شک ہے ایک شمع روشن کرو اور پھر لاکھوں کروڑوں شمعیں اس سے روشن کرلو اس کا نور کم نہیں ہوتا ایسا ہی نور محمد ﷺ کا نور پاک کم نہیں ہوتا۔

الجواب: زید کا اعتراض جاہلانہ اور سائل سلمہ اللہ تعالیٰ کا جواب صحیح و عالمانہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ٦٣: حدیث شریف میں ہے کہ آدمی کی پیدائش جس زمین کی مٹی سے ہوتی ہے وہاں آدمی دفن ہوتا ہے زید سوال کرتا ہے یہ کیسے بن سکتا ہے کہ آدمی صحبت اندھیری رات میں کرتا ہے اور حمل قرار پانے کا کچھ وقت معلوم نہیں تو اس وقت کیسے مٹی ماں کے شکم میں بچہ دان میں پہنچ سکتی ہے فقیر نے کہا میاں کیا اللہ عزوجل کو اتنی قدرت نہیں کہ زمین سے مٹی اٹھا لیوے یا بذریعہ ملک اس ساعت میں بچہ دان میں پہنچا دے۔

آدم سر دتن بآب و گل داشت کو حکم بملک جاں و دل داشت

الجواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے منها خلقنكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى ○ زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لیجائیں گے اور اسی میں سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مامن مولود الا وقد ذر عليه من تراب حفرته کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا جس پر اس کی قبر کی مٹی نہ چھڑکی ہو۔ کتاب المتفق والمفترق میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مامن مولود الا وفی سرته من تربته التي خلق منها حتى يدفن فيها وانا و ابوبكر و عمر و خلقنا من تربة واحدة فيها ندفن ہر مولود کی ناف میں اس کی قبر کی مٹی ہوتی ہے جس سے اسے پیدا کیا اور اسی میں وہ دفن ہوتا ہے اور میں اور ابو بکر و عمر ایک مٹی سے بنے اسی میں دفن ہوں گے۔ امام ترمذی حکیم عارف نو اور میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے راوی کہ فرشتہ جو رحم زن پر مؤکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لے کر

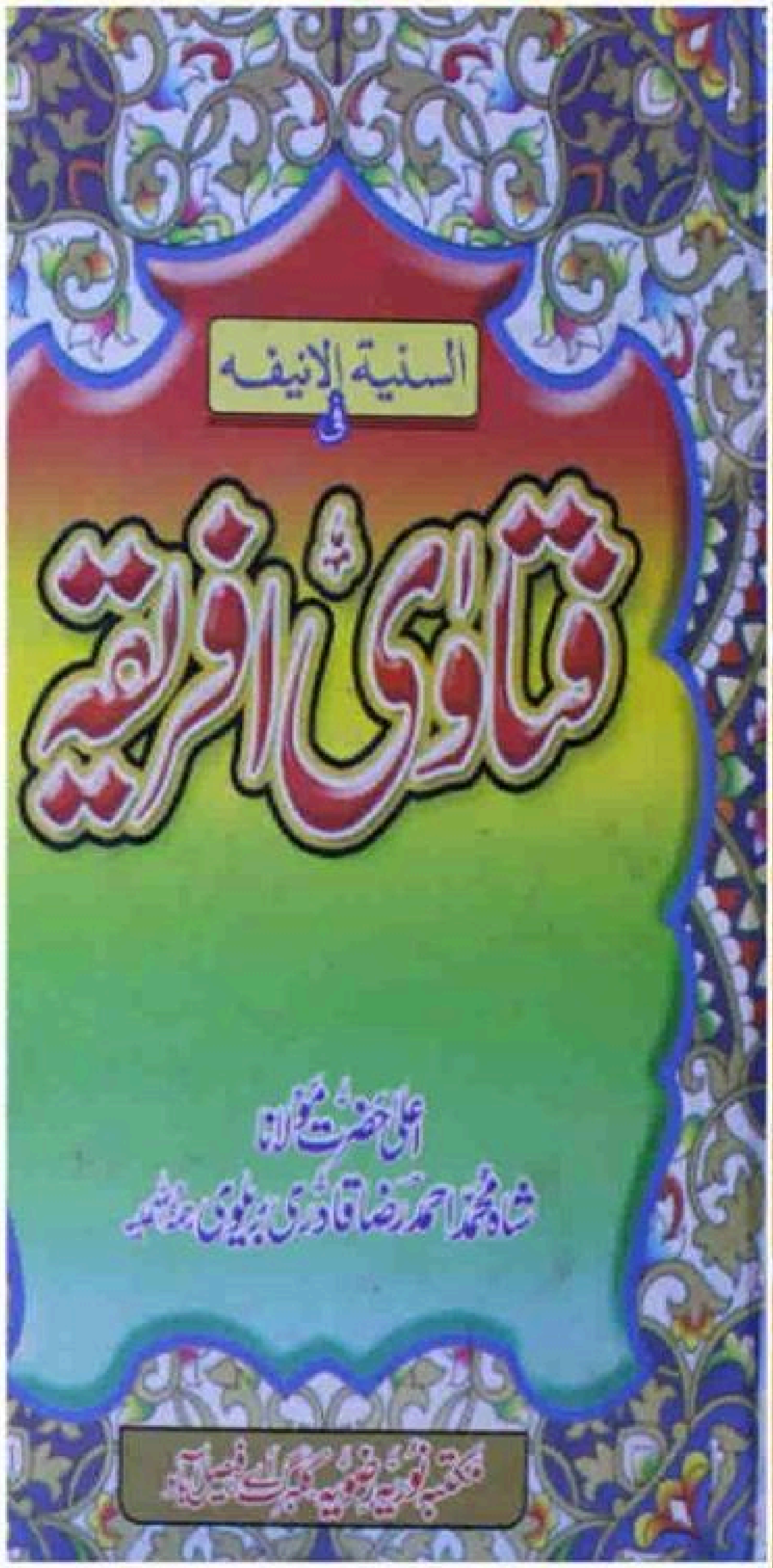

دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت

فیصلہ آپ عوام پر چھوڑتے ہیں